بالفاظِ دیگر اس کے ملّی تشخص کی وضاحت پر مشتمل ہے۔ اس اعتبار سے پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی نے اپنی علمی کاوش کے لیے اقبالیات کے ایک بنیادی موضوع کو منتخب کیا ہے۔ اُن کے بقول اُس مختصر کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ مسلم تشخص کی حفاظت کے اس سفر میں اقبال کی بیش قیمت رہنمائی کو بیان کیا جائے۔

غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اقبال کے بیشتر اہم تصوراتِ فکر (خودی' بے خودی' عشق' فقر' تصوف' مردِ مومن وغیرہ) ان کے تصورِ ملّت ہی سے مربوط ہیں۔ ملّتِ ختم رسل کا خاص امتیاز یہ ہے کہ وہ غیر اسلامی تہذیبوں خصوصاً مغربی تہذیب اور اس سے پھوٹنے والے لادینی نظاموں اور طور طریقوں کو کسی طرح قبول نہیں کرتی۔ چنانچہ ڈاکٹر خالد علوی نے بتایا ہے کہ علامہ اقبال نے مغرب کی الحادی فکر اور نظاموں خصوصاً سرمایہ داری' اشتراکیت' مغربی جمہوریت اور سب سے بڑھ کر قوم پرستی (نیشنلزم) پر بھرپور تنقید کی ہے اور یوں اقبال کا پیش کردہ مسلم قومیت اور مسلم تشخص کا تصور واضح ہو کر سامنے آتا ہے۔ بلاشبہہ علامہ اقبال کو برعظیم میں دوقومی نظریے کے ایک بڑے علمبردار کی حیثیت حاصل ہے۔ یہی دوقومی نظریہ تصورِ پاکستان کی بنیاد ثابت ہوا۔ ڈاکٹر خالد علوی نے اُمت مسلمہ خصوصاً برعظیم کے مسلمانوں کے سیاسی امور و مسائل کو اقبال کے نظریاتی فریم ورک سے مربوط کر کے' اُن کی بیش بہا سیاسی خدمات و رہنمائی کو اس طور اُجاگر کیا ہے۔ انھوں نے بتایا ہے کہ ان کی سیاسی خدمات' روزمرہ کی سیاسی سرگرمیوں تک محدود نہ تھیں بلکہ ان سے آگے بڑھ کر' فکری و نظریاتی رہنمائی تک وسیع تھیں۔ دین و سیاست کی ہم آہنگی پر اقبال کے اصرار اور مخلوط انتخاب کی مخالفت نے بالآخر' مسلمانوں کے نظریاتی و ملّی تشخص کو پختہ کیا۔ انھیں پاکستان کی صورت میں اپنی منزل کے تعین میں اقبال کی شعری کاوشوں سے بہت مدد ملی بلکہ خطبۂ الٰہ آباد نے ان کی بیش بہا رہنمائی کی۔

فاضل مصنف نے اپنے مباحث و استدلال کی عمارت اقبال کے فارسی اور اُردو شعری کلیات اور ان کی اُردو اور انگریزی نثر کی بنیاد پر استوار کی ہے۔

ڈاکٹر خالد علوی کے بقول: برعظیم کے مسلمانوں پر اقبال کا احسان ہے کہ اس نے انھیں فکری کج روی سے محفوظ کیا' تاریخ کی قوتوں سے آگاہ کیا اور انھیں روشن مستقبل کی نوید سنائی''--- زیرِنظر کتاب' اقبال کے اس احسان کی نوعیت کو مختصر لیکن جامع اور خوب صورت

انداز میں سامنے لاتی ہے۔ طباعت و اشاعت عمدہ اور قیمت بہت مناسب ہے۔ (ر-ہ)

کاغذ کے سپاہی، از شاہ نواز فاروقی۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، ڈی/۳۵، بلاک-۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی-۷۵۹۵۰۔ صفحات: ۱۷۶۔ قیمت، غیر مجلد: ۷۰۔ مجلد: ۱۰۰ روپے۔

اس کتاب کا موضوع انسان، انسانی معاشرت اور خیر و شر کی کش مکش ہے--- شاہ نواز فاروقی اپنے مطالعے کی وسعت، مشاہدے کی گہرائی، تجزیے کی کاٹ، اور فلسفیانہ اپج سے، مشکل موضوعات کو رواں دواں مضمون کے پیکر میں ڈھالتے چلے گئے ہیں۔

ایسے موضوعات پر قلم اٹھانے والے عموماً تکلف کی دلدل اور دانش وری کے جھنجھٹ میں اُلجھ کر رہ جاتے ہیں لیکن شاہ نواز انقلابی جذبوں سے فیضیاب قلم کے ساتھ اس طرح اظہار و بیان کی دنیا میں خیال کو اُبھارتے ہیں کہ قاری کو سوالوں کا جواب دے کر عمل کا زادِ راہ فراہم کرتے ہیں۔

دیکھنے میں تو یہ اخبار جسارت میں چھپنے والے کالموں کا انتخاب ہے، لیکن پڑھتے ہوئے یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ اخباری کالم نہیں، بلکہ گہرے غور و فکر کی تصویریں ہیں۔ وہ لکھتے ہیں: ''جھوٹ کی سب سے مکروہ بات یہی ہے کہ وہ سچ کی قیمت پر بولا جاتا ہے'' (ص ۱۳)۔ ''میں ایسے کئی مومن سرمایہ داروں کو جانتا ہوں جو روزے، نماز کے سلسلے میں جس تندہی کا مظاہرہ کرتے ہیں، اسی تندہی سے اپنے کارخانوں میں مزدوروں کا خون چوستے اور انکم ٹیکس بچاتے ہیں۔ یہ ایک بدترین منافقت ہے'' (ص ۲۰)۔ ''بڑے بڑے مذہب پرستوں کے یہاں دولت وجہِ افتخار اور انسانوں کو ناپنے کا پیمانہ بنی ہوئی ہے، اور یہ رجحان آج کے اسلامی معاشرے کے لیے ہی نہیں بلکہ کل کے اسلامی معاشرے کے لیے بھی ایک خطرہ ہے...... میری رائے میں اسلامی انقلاب کے قائدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ مبہم اصطلاحوں کے بجائے صاف لفظوں میں لوگوں سے گفتگو کریں''۔ (ص ۲۱)

شاہ نواز فاروقی اپنے ان مضامین میں الٰہیات، فلسفہ، نفسیات، تاریخ اور سماجیات کے زندہ موضوعات کو یوں پیش کرتے ہیں کہ ابلاغی سطح پر یہ نوجوان دانش ور بہت سوں سے آگے نکلتا نظر آتا ہے۔ (سلیم منصور خالد)

اسلامی روایات کا تحفظ' ڈاکٹر سید محمد جمیل واسطی۔ ناشر: قرطاس (ادارہ تصنیف و تالیف و ترجمہ) ۶۸-سی' اسٹاف ٹاؤن' کراچی یونی ورسٹی' کراچی-۷۵۲۷۰۔ صفحات: ۱۶۰۔ قیمت: مجلد: ۱۰۰ روپے۔ غیر مجلد: ۷۰ روپے۔

ڈاکٹر جمیل واسطی کا تعلق لاہور کے ایک علمی و ادبی گھرانے سے تھا۔ ان کے والد عبدالغنی اور دادا سید عبدالقادر دونوں ہی انگریزی ادب کے استاد تھے۔ خود سید جمیل واسطی بھی انگریزی پڑھاتے رہے۔ انگریزی اور اُردو میں ان کی متعدد تصانیف ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب ان کے فکر انگیز مقالات کا مجموعہ ہے جو انھوں نے ۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۹ء کے درمیان لکھے۔ یہ ان مقالات کا تیسرا ایڈیشن ہے۔ کتاب آٹھ مقالات پر مشتمل ہے۔ مقالہ اوّل عنوانات: علم و عمل' مسلمانوں پر مغربی تہذیب کا اثر' پردہ' تعدد ازدواج' خنزیر خوری' صنم پرستی' نسلی تعصب' تہذیب اسلامیہ کے کچھ اور پہلو' تین ضمیمے (مغرب میں عورت' ادب و فن کا ایک پہلو' عربی' سائنس اور یورپ کے نام) کتاب کے آخر میں شامل ہیں۔

ڈاکٹر واسطی نے ان تمام موضوعات پر ایک صحیح العقیدہ اور صحیح الفکر مسلمان عالم کی حیثیت سے روشنی ڈالی ہے اور کسی جگہ بھی معذرت خواہانہ اسلوب اختیار نہیں کیا۔ دلائل ایسے قوی اور مضبوط دیے ہیں کہ ایک متشکک انسان کے ذہن کی الجھنیں دُور کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ان تمام مقالات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب وسیع و عمیق اسلامیت کے حامل تھے جس کی نظیر اب شاید ہی دیکھنے کو ملے۔ ہمارا خیال ہے کہ کتاب تحریکِ اسلامی سے تعلق رکھنے والے ہر اس ذمہ دار کو پڑھنی چاہیے جن کا واسطہ سوال' جواب کی فکری مجلسوں سے پڑتا رہتا ہے۔ (ملک نواز احمد اعوان)

حسنِ گفتار، طالب ہاشمی۔ ناشر: البدر پبلی کیشنز' اُردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۲۶۳۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

جناب طالب ہاشمی ایک ممتاز اہلِ قلم اور دینی اسکالر ہیں۔ انھوں نے اسلامی نظریۂ حیات اور تہذیب اسلامی کے مختلف عناصر کی تشریح و توضیح' نیز نبی اکرمؐ' صحابہ کرامؓ اور بزرگانِ دین کے سوانح پر سیر حاصل مضامین اور نہایت وقیع کتابیں تالیف کی ہیں۔ کم و بیش ان کی ۵۰ کتابیں شائع